لاعلاج اور ناقابلِ برداشت تکلیف دہ بیماری کی وجہ سے مریض کو موت کا انجیکشن لگانا کیسا؟

ریفرنس نمبر: Sar 7074 تاریخ: 30-09-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض مریض ایسے مہلک اور تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہوتے ہیں، جن کا علاج میڈیکل سائنس کے اعتبار سے ناممکن ہوتا ہے۔ مریض کی تکلیف قابلِ برداشت نہیں ہوتی، کیا ایسی صورت میں مریض کے لیے جائز ہے کہ وہ خود کو موت کا انجیکشن لگالے یا اس کی ناقابلِ برداشت تکلیف دہ حالت دیکھ کر ڈاکٹر جذبہ رحم کے تحت مریض کے اہل خانہ کی اجازت سے موت کا انجیکشن لگادے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ایسے مریض جو ناقابلِ برداشت تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہوں اور میڈیکل سائنس کے اعتبار سے صحت یاب ہونے کی امید نہ ہو، تو شدتِ تکلیف سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے مریض کا مہلک دوا یا انجیکشن استعمال کرنا، جس سے فوراً موت واقع ہو جائے، حرام و گناہ ہے، کیونکہ یہ خودکشی ہی کی ایک صورت ہے اور اہلِ خانہ کی اجازت سے ڈاکٹر کا جذبۂ رحم کے تحت مریض کو مہلک دوا یا انجیکشن دینا بھی حرام و گناہ ہے، کیونکہ یہ بھی ناحق طور پر انسان کو قتل کرنے کی ایک صورت ہے۔ مریض کے اہل خانہ اور ڈاکٹر بہتر سے بہتر علاج کریں اور تکلیف کم کرنے کی کوشش کریں اور جہاں تک فی الحال کوئی علاج نہ ملنے کا تعلق ہے، تو ہو سکتا ہے کہ جلد دریافت ہو جائے کیونکہ اللہ تعالی نے ہر بیماری کی دوا تو پیدا فرمائی ہے، صرف اس تک پہنچنے کا مسئلہ ہے اور وہ کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ بیسیوں بیماریوں کو ڈاکٹرز لاعلاج کہتے تھے، لیکن اب ان کے علاج دریافت ہو چکے ہیں۔ یونہی بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں، جن کی بیماری کو ڈاکٹرز نے لاعلاج قرار دے دیا تھا، لیکن اللہ پاک نے انہیں شفا عطا فرمائی اور وہ برسوں زندہ بھی رہے، لہذا ڈاکٹرز کا کام سنجیدگی سے علاج کرنے کی کوشش میں لگے رہنا ہے، نہ کہ کسی کی زندگی اپنی ظنی علم کی روشنی میں ختم کر دینا ہے۔

بیماری اللہ تعالی کی طرف سے ایک آزمائش ہے، مسلمان مریض کو چاہیے کہ وہ عارضی اور فانی دنیا کی تکلیف پر صبر کر کے آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی میں اجر حاصل کرے اور اللہ تعالی صبر کرنے پر مریض کے گناہوں کو مٹاتا ہے اور آخرت میں اس کے درجات بلند فرماتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب ایسے کچھ واقعات نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہوئے، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تکلیف میں مبتلا افراد کو صبر کی تاکید و تلقین فرمائی، نہ کہ انہیں خود کو ہلاک کرنے کی ترغیب بیان فرمائی اور جنہوں نے صبر نہ کیا اور تکلیف کی شدت سے چھٹکارا پانے کے لیے خود کو ہلاک کر دیا، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کی وعید بیان

فرمائی۔

کتبِ فقہ میں بھی ایسے قتل یا خودکشی کے حرام ہونے کے نظائر موجود ہیں۔ چنانچہ فقہائے کرام نے فرمایا کہ اگر ایک شخص دوسرے کو مجبور کرے کہ فلاں کو قتل کرو، ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا، تو اس مجبور کیے گئے شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ فلاں کو قتل کرے، اگرچہ اس کی خود کی زندگی جاتی رہے۔

اپنے ہاتھوں خود کو ہلاک کرنے کے حرام ہونے کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ **(القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 195)**

مذکورہ بالا آیت کے تحت شیخ القرآن مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: ”ہر وہ چیز جو ہلاکت کا باعث ہو ان سب سے باز رہنے کا حکم ہے، حتی کہ بے ہتھیار میدانِ جنگ میں جانا یا زہر کھانا یا کسی طرح خودکشی کرنا سب حرام ہے۔“

(تفسیر صراط الجنان، ج 01، ص 353، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔ **(القرآن، سورۃ النساء، آیت 29)**

شدتِ تکلیف سے بچنے کے لئے خود کو ہلاک کرنے کے حرام ہونے کے بارے میں صحیح بخاری میں ہے: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح، فجزع، فأخذ سکینا فحز بہا یدہ، فما رقأ الدم حتی مات، قال اللہ تعالی: بادرنی عبدی بنفسہ، حرمت علیہ الجنۃ“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص زخمی ہو گیا، اس نے (شدتِ تکلیف کی بنا پر) بے صبری کی اور چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا، پھر اس کا خون نہیں رہا، حتی کہ وہ مر گیا، اللہ تعالی نے فرمایا: میرے بندہ نے اپنی جان لینے میں مجھ پر سبقت کی، میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ج 01، ص 492، مطبوعہ کراچی)

صحیح مسلم میں ہے: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حُنین میں تھے، ہم لوگوں میں ایک شخص تھا، جس کا مسلمانوں میں شمار ہوتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا: یہ جہنمی ہے، جب جنگ شروع ہوئی، تو وہ شخص بڑی بہادری سے لڑا اور زخمی ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جس شخص کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے، وہ تو آج بہت بہادری سے لڑا اور اب وہ مر چکا ہے، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دوزخ میں گیا، بعض صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فرمان کی تہہ تک نہ پہنچ سکے، اتنے میں کسی شخص نے آکر عرض کیا: ”فانہ لم یمت ولکن بہ جراحا شدیدا فلما کان من اللیل لم یصبر علی الجراح فقتل نفسہ فاخبر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بذلک فقال: اللہ اکبر اشھد انی عبد اللہ ورسولہ“ یارسول

اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! وہ شخص ابھی مرا نہیں تھا، لیکن بہت زخمی تھا، رات کے آخری حصہ میں وہ زخم کی تکلیف برداشت نہ کرسکا اوراس نے خودکشی کرلی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی، تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں گواہی دیتاہوں کہ میں اللہ کابندہ اوراس کارسول ہوں۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ، ج01، ص72، مطبوعہ کراچی)

مذکورہ بالا تمام روایات سے معلوم ہوا کہ مریض یازخمی شخص کے لیے قطعاجائز نہیں کہ وہ بیماری یاتکلیف کی شدت سے نجات پانے کے لیے کسی ایسے فعل کاارتکاب کرے، جوموت کی طرف لے جانے والاہو، بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے توتکلیف کی بناپرموت کی تمناکرنے سے بھی منع فرمایا، جیساکہ صحیح بخاری میں ہے:" قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لا یتمنین أحد کم الموت من ضر أصابہ "ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص تکلیف میں مبتلاہونے کی وجہ سے موت کی تمنانہ کرے۔ (صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب تمنی المریض الموت، ج02، ص847، مطبوعہ کراچی)

مذکورہ بالاروایت کے تحت علامہ بدرالدین عینی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:" وھویشمل المرض وغیرہ من انواع الضرر" ترجمہ: یہ مرض کو بھی شامل ہے اور مرض کے علاوہ دیگر تکلیف دہ اقسام کو بھی شامل ہے۔

(عمدۃ القاری، ج21، ص335، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

قتل کرنا اور قتل کا حکم دینا دونوں حرام ہیں۔ قرآن میں فرمایا: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو۔ (القرآن، سورۃ الانعام، آیت 151)

شعب الایمان میں ہے:" یجلس المقتول یوم القیامۃ، فإذا مر الذی قتلہ قام فأخذہ، فینطلق فیقول: یارب سلہ لم قتلنی؟ فیقول: فیم قتلتہ؟ فیقول: أمرنی فلان، فیعذب القاتل والآمر "ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن مقتول بیٹھاہوگا، جب اس کا قاتل گزرے گا، تووہ اسے پکڑکر اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرے گا:" اے میرے رب! عزوجل تواس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ اللہ تعالی قاتل سے فرمائے گا:" تونے اسے کیوں قتل کیا: قاتل عرض کرے گا: مجھے فلاں شخص نے حکم دیاتھا، چنانچہ قاتل اور قتل کاحکم دینے والے دونوں کوعذاب دیاجائے گا۔"

(شعب الایمان، باب تحریم النفوس والجنایات علیھا، ج07، ص246، مطبوعہ ریاض)

قتل کرنے کاحکم دینے کے حرام ہونے کے بارے میں شعب الایمان میں ہے:" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قسمت النار سبعین جزئا للآمر تسعۃ وستین، وللقاتل جزئا "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کوستر حصوں میں تقسیم کیاگیاہے۔ 69 حصے قتل کاحکم دینے والے کے لیے اورایک حصہ قاتل کے لیے ہے۔

(شعب الایمان، باب تحریم النفوس والجنایات، ج07، ص245، مطبوعہ ریاض)

بلکہ مریض کو چاہیے کہ وہ تکلیف پر صبر کرے کہ یہ بھی اللہ تعالی کی طرف سے ایک عطیہ ہے، جو گناہوں کو مٹانے اور آخرت میں درجات کی بلندی کا سبب ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے:"عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما یصیب المسلم، من نصب ولا وصب، ولا هم ولا حزن ولا أذى ولا غم، حتى الشوكة يشاكها، إلا كفر الله بها من خطاياه"ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر جو بھی تھکاوٹ آتی ہے یا بیماری آتی ہے یا پریشانی آتی ہے یا غم آتا ہے یا کوئی تکلیف آتی ہے اور صدمہ پہنچتا ہے، حتی کہ اس کو جو کانٹا بھی چبھتا ہے، اللہ تعالی اس کے سبب سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ج02، ص843، مطبوعہ کراچی)

ہر مرض کی دوا موجود ہونے کے بارے میں جامع ترمذی میں ہے:"یاعباد اللہ تداووا، فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاء" ترجمہ: اے اللہ کے بندو! علاج کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالی نے ایسی کوئی بیماری نہیں اتاری، جس کی دوا نہ ہو۔

(جامع ترمذی، ابواب الطب، باب ماجاء فی الدواء، صفحہ467، مطبوعہ لاھور)

کسی کو قتل کرنے پر مجبور کرنے کے بارے میں ہدایہ میں ہے:"وان اکرہ بقتل علی قتل غیرہ لم یسعہ ان یقدم علیہ ویصبر حتی یقتل فان قتلہ کان آثمالان قتل المسلم ممالا یستباح لضرورۃ ما"ترجمہ: اور اگر ایک شخص نے دوسرے کو کسی کے قتل کرنے پر مجبور کیا، تو اس کے لئے قتل پر اقدام کرنا، جائز نہیں، وہ صبر کرے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے، لہذا اگر اس نے قتل کر دیا تو گنہگار ہو گا، کیونکہ مسلمان کو قتل کرنا کسی بھی ضرورت میں جائز نہیں۔

(ھدایہ مع البنایہ، ج10، ص66، مطبوعہ کوئٹہ)

بنایہ میں ہے:"قال لغیرہ ان لم تقتل فلانا لاقتلنک لا یسعہ الاقدام علی قتلہ "ترجمہ: ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم نے فلاں کو قتل نہ کیا، تو میں تمہیں قتل کر دوں گا، تو اس کے لئے فلاں کو قتل کرنے پر اقدام کرنا، جائز نہیں۔

(بنایہ، ج10، ص66، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

12صفر المظفر 1442ھ/30ستمبر 2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے